

ہسپتال میں کئی دن موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر اور منتظر آنکھوں میں فلسطین کی آزادی کا خواب اور القدس میں دفن ہونے کی آرزو اور حسرتِ ناتمام لے کر رمضان المبارک کے آخری عشرے جمعہ الوداع اور آزادی القدس کے دن خلد بریں کے سفر پر روانہ ہو گئے۔

تھک تھک کے ہر مقام پر دو چار رہ گئے تیرا پتہ نہ پائیں تو لاچار کیا کریں؟
 بھلا ہومصر کا کہ جس نے ایک غریب الدیار بے وطن مسافر کی نماز جنازہ کا شاہانہ انتظام کیا۔ ورنہ عالم اسلام کے حکمران کیسے اس کی نماز جنازہ میں اسرائیلی زیر تسلط علاقوں میں جا کر شرکت کر سکتے تھے؟ نماز جنازہ کے والہانہ اور جذباتی مناظر نے ہر آنکھ کو عرفات کی عظمت میں اشکبار کیا۔ اور پورے عالم اسلام کے ہاتھ اس فرزند اسلام کی مغفرت کے لئے بلند ہوئے۔ حرمین شریفین میں جمعہ الوداع کے بعد عنانہ جنازہ پڑھا گیا۔ افسوس! صد افسوس! کہ عظیم فلسطینی مجاہد شیخ احمد یاسینؒ عبدالعزیز رئیسؒ اور آخر میں یاسر عرفاتؒ یعنی آزادی کی تمام شمعیں ایک ایک کر کے گل ہو گئیں۔ معلوم نہیں کہ القدس اور فلسطین کی آزادی کیلئے ابھی اور کتنی معصوم شمعیں گل ہونا باقی ہیں؟ اور خدا جانے کہ قبلہ اول کب پنجہ یہود سے آزاد ہوگا؟

کب نظر آجائے گی بے داغ سبزے کی بہار خون کے دھبے دھلیس گے کتنی برس اتوں کے بعد؟

متحدہ عرب امارات کے فرماں روا اور ہر دل عزیز حکمران

شیخ زائد بن سلطان آل نہیانؒ کی رحلت

بادشاہوں کے بھی کشتِ عمر کا حاصل ہے گور جادہ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور
 رمضان المبارک میں متحدہ عرب امارات کے حکمران عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کے دیرینہ ہی خواہ کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم رہنما کئی خوبیوں اور صفات سے متصف انسان تھے۔ آپ کی ذات عالم اسلام کی جانی پیمانہ اور ایک معروف شخصیت تھی۔ آپ نے یوں تو سارے عالم اسلام میں سب سے زیادہ فلاحی ورفاحی خدمات سرانجام دیں۔ لیکن خصوصاً پاکستان میں، آپ نے بہت زیادہ رفاہی و فلاحی خدمات سرانجام دیں۔ تقریباً ہر بڑے شہر میں آپ کی تاریخی یادگاریں موجود ہیں، جگہ جگہ آپ نے ہسپتال، سکول، فلاحی مراکز، ایئر پورٹس اور خصوصاً بڑی یونیورسٹیوں میں شیخ زاید سنٹر قائم کئے۔ جو آپ کی انسان دوستی اور علم پروری کا بین ثبوت ہیں۔ اور آپ نے اپنے ملک متحدہ عرب امارات کو بھی اتنی بے مثال ترقی دی ہے کہ اب متحدہ عرب امارات کا شمار دنیا کے متمول اور خوبصورت و ترقی یافتہ ملکوں میں ہوتا ہے۔ ادارہ آپ کے پسماندگان اور حکومتی ارکان و مشائخ سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ ادارہ مرحوم کے رفع درجات کیلئے قارئین سے بھی اپیل کرتا ہے۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً

افادات: حضرت مولانا مسیح الحق مدظلہ

ضبط و ترتیب: مولانا مفتی عبدالمعین حقانی

معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدو خال جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ماجاء فی مواساة الأخ

بھائی کے ساتھ غمخواری کا بیان

حدثنا احمد بن محمد بن منيع ثنا اسماعيل بن ابراهيم ثنا حميد عن انس قال لما قدم عبد الرحمن بن عوف المدينة آخى رسول الله ﷺ بينه وبين سعد بن الربيع: فقال له: هلم أقاسمك مالي نصفين ولي امرتان فأطلق احداهما فاذا نقضت عدتها فتزوجها فقال بارك الله لك في اهلك وما لك - دلونى على السوق - فدلوه على السوق فمارجع يومئذ الا ومعه شئ من أقط و سمن قد استفضله - فرأه رسول الله ﷺ بعد ذلك وعليه وضر صفرة فقال مهيم فقال تزوجت امرأة من الانصار قال فما أصدقتهما؟ قال: نواة اقال حميد أو قال وزن نواة من ذهب، فقال أولم واو بشاة.

هذا حديث حسن صحيح.

وقال احمد بن حنبل وزن نواة من ذهب وزن ثلاثة دراهم وثلاث. وقال اسحق: وزن نواة من ذهب وزن خمسة دراهم. اخبرني بذلك اسحق بن منصور عن احمد بن حنبل واسحاق.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ (ہجرت کے بعد) مدینہ تشریف لائے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے آپ اور حضرت سعد بن الربیع (انصاریؓ) کے درمیان عقد مواخاۃ قائم کر لیا۔ تو حضرت سعد بن الربیعؓ نے ان سے کہا کہ آؤ میں آپ کے ساتھ اپنا مال برابر تقسیم کر کے آدھا مال تم کو دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں۔ پس میں ان دونوں میں سے ایک کو طلاق دے دوں گا پھر جب اسکی عدت گزر جائے تو اس کے ساتھ نکاح کر لو۔ تو عبدالرحمن بن عوفؓ نے ان کو (دعا دیتے ہوئے) کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مال اور اہل میں

آپ کے لئے برکت ڈال دے مجھے بازار کا راستہ دکھلا دے۔ تو انہوں نے آپ کو بازار کا راستہ بتلا دیا۔ پس اسی دن ہی جب بازار سے واپس ہوئے تو اپنے ساتھ کچھ پیڑ اور گھی بھی لائے جو کہ انہوں نے کمایا تھا۔

پھر اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ آپ کو دیکھا کہ ان پر زرد رنگ کی خوشبو کا اثر تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا کہ میں نے انصار کی ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا ہے (یعنی یہ زردی شادی کی رنگدار خوشبو سے مجھے لگی ہوئی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسکو مہر میں کیا کچھ دے دیا ہے؟ تو حضرت عبدالرحمنؓ نے کہا ایک نواۃ (نواۃ کھجور کی گٹھی کو کہا جاتا ہے)۔ حمید کہتے ہیں کہ یا اس طرح کہا کہ: نواۃ کے وزن کے برابر سونا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کا انتظام کرو خواہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؓ نے کہا ہے کہ نواۃ کے وزن کے برابر سونا، تین درہم اور ایک درہم کی ایک تہائی (یعنی ۳ ۱/۲ درہم) کا وزن ہے اور اسحق نے کہا ہے کہ نواۃ کے وزن کے برابر سونا پانچ درہم کا وزن ہے مجھے اس کی روایت اسحاق بن منصور نے احمد بن حنبل اور اسحق سے کی ہے۔

حدیث کی توضیح و تشریح:

مواصفا: غمخوارگی یعنی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اس کے غم درد میں شریک ہونا اپنے آپ کو محتاج چھوڑ کر اپنے بھائی کی حاجتوں کو پوری کرنا اور اپنی ضرورتوں پر اس کی ضرورت کو ترجیح دینا۔

آخری رسول اللہ ﷺ بینہ و بین سعد بن الربیع الخ

رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن الربیعؓ کے درمیان عقد مواخاۃ کر لیا اور بھائی چارہ قائم کر دیا۔ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین چونکہ بے سرو سامانی کی حالت میں گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر چکے تھے مال و جائیداد بیوی بچے اور دینیو عیش و آرام کی چیزوں کو خیر آباد کہہ کر زندگی کی سہولیات سے بظاہر محروم ہو چکے تھے اور دوسری طرف انصار مدینہ نے پورے خلوص و فاداری اور جذبہء محبت سے ان کی میزبانی کی ذمہ داری کو قبول کر لیا تھا اور ان کی تمام ضروریات کو پوری کرنے کا تہہ کر رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے یہ معاشرتی، سماجی اور سیاسی اقدام کیا کہ ایک ایک مہاجر صحابی کا ایک ایک انصاری سے عقد مواخاۃ قائم کر لیا کہ دونوں کے درمیان برادری اور بھائی چارہ ہوگا۔ اس طریقے سے مہاجرین کی غیر مانوسی کا بھی ایک حد تک ازالہ ہو گیا۔ اور ان کی کفالت کا بھی اچھا انتظام ہوا اور انصار کے لئے بھی ان کی خبر گیری اور ان کی ضروریات پوری کرنے میں آسانی ہوئی۔ اور مہاجرین و انصار دو علیحدہ فریق ہونے کے تصور اور ان کے باہمی دوری کا بھی خاتمہ ہوا۔ اس طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک پُر امن خوشگوار اور مثالی معاشرہ کی تشکیل دی۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے ان کے انصاری بھائی سعد بن الربیعؓ نے کہا کہ آؤ میں تمہارے ساتھ اپنا

مال برابر تقسیم کر کے آدھا مال تم کو دے دوں اور میری دو بیویاں ہیں ایک کو طلاق دوں گا اور جب اسکی عدت گزر جائے تو اس کے ساتھ تم نکاح کرو۔ یہ تو انصاری کی قربانی اور ایثار کا جذبہ تھا۔ لیکن مہاجرین صحابہ بھی غیرت مند تھے وہ ایسا کب پسند کرتے تھے؟ وہ ایسے نہ تھے جیسا کہ پشتو میں کہاوت ہے۔

چہ یو گیرہ ور کڑی نوبل نے دہ مونڈہ اوباسی“ یعنی ایک نے داڑھی پکڑادی تو دوسرے نے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سلیم الطبع، باہمت اور غیرت مند جوان تھے اپنے بھائی کے اس خلوص بھری پیش کش پر انہیں دعادی کہ اللہ آپ کے مال اور اصل میں آپ کے لئے برکت دے۔ میں جوان ہوں، محنت مزدوری کر سکتا ہوں۔ مجھے بازار کا راستہ بتا دے تاکہ محنت مزدوری کر کے کما کر کھاؤں۔

جیسا کہ افغان قوم بھی ایک مثالی قوم ہے جو کہ ہجرت کر کے پردہ لسی اور بے سروسامانی میں بھی کسی سے سوال نہیں کرتی۔ بلکہ ہمت کے ساتھ محنت مزدوری کر کے کما کر کھاتی ہے۔ اگر ان کی جگہ کوئی دوسری قوم ہوتی تو گلی کوچوں میں پھر کر لوگوں سے سوال کرتی، جیسا کہ ہم بچے تھے کہ روس میں انقلاب آیا تھا تو سمرقند اور بخارا وغیرہ کے لوگ اس طرح گلی کوچوں میں پھرا کرتے تھے اور سوال کرتے تھے اور ان کی عورتیں بھی گھروں میں جا کر پیسے دانے وغیرہ مانگا کرتی تھیں۔ اسی طرح ہم نے فلسطینیوں کو بھی دیکھا کہ تیس چالیس سال در بدر پھرا کرتے تھے۔ اور دنیا کی کوئی جگہ ان سے خالی نہیں تھی۔

ایک فلسطینی جو کہ ”حماس“ تحریک کے سرکردہ رکن تھے اور ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔ وہ ہنسی مذاق کے طور پر کہا کرتے تھے کہ دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں فلسطینی نہیں پہنچے ہوں۔ یہاں تک جب انسان چاند پر گیا تو وہاں ایک غار میں کچھ آدمی دیکھ لئے تو خلا بازوں نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم فلسطینی ہیں۔ یعنی فلسطینی بھی ہر جگہ پہنچ چکے تھے۔ اور اس طرح ان کے بھی اکثر لوگ سوال کرتے تھے۔ اکثر افغانیوں میں بھی غیرت اور رجأت کی وہ صفات موجود ہیں۔

و ضمر صفرة: زرد رنگ کا اثر:

یہ زرد رنگ اس قسم کے رنگ والی خوشبو کا تھا۔ جو کہ زعفران وغیرہ سے بنائی جاتی ہے اور مرد کے لئے رنگ والی خوشبو لگانا درست نہیں۔ اور عورت کے لئے درست ہے اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ پر یہ زرد رنگ اس کی بیوی کی لگائی ہوئی خوشبو سے لگا ہوا تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ کو چونکہ واقعہ کا علم نہ تھا اس وجہ سے حالت پوچھی اور فرمایا مہم یہ کلمہ استقام کا ہے اور مٹی برسکون ہے اور اس کا معنی ہے ”ماہذا“ یعنی یہ کیا ہے؟ عبدالرحمن بن عوفؓ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسکے مہر کے متعلق دریافت فرمایا کہ تم نے اس کو مہر میں کیا دے دیا ہے؟ تو حضرت عبدالرحمنؓ نے کہا ”نواة“۔